مرتبین: محمد فیروز الدین شاہ کگھہ *
حافظ محمد سمیع اللہ فراز * *

اکیسویں صدی کا امریکی قرآن......تنقیدی جائزہ

چونکہ قرآن کریم اسلامی تشریع کا اولین سرچشمہ ہے جو ہر قسم کی تحریف و آمیزش سے پاک ہے اس کے برعکس یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تورات وانجیل اپنی اصلی حیثیت کو برقرار نہ رکھتے ہوئے بے شمار تحریفات کا شکار ہوئی ہیں۔ غالباً اسی وجہ سے مستشرقین نے قرآنی نص کو اپنا موضوع بحث بناتے ہوئے اس کو محرّف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ دراصل استشراقی فکر کا محور یہ ہے کہ جس طرح تورات وانجیل اپنی حیثیت کھو بیٹھی ہیں اور ان کے کئی version منظر عام پر آچکے ہیں، مسلمانوں کے قرآن کو بھی اسی مقام پر لا کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ آرتھر جیفری لکھتا ہے:

"It is sometimes said that christinanity could exist without the New Testament, but Islam certainly could not exist withour the Quran". (1)

یعنی ''New Testamnet کے بغیر عیسائیت اپنا وجود باقی رکھ سکتی ہے لیکن قرآن کے بغیر اسلام باقی نہیں رہ سکتا''۔(2)

قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کی عدیم المثال وابستگی اور اس دنیا پر اس کے حیرت انگیز اثرات کے مستشرقین بھی معترف ہیں۔ مارگولیتھ کے الفاظ ہیں:

"The Quran admittedly occupies an important position among the great religious books of the world.... it yields to hardly any in the wonderful effect which it has produced on large masses of men". (3)

اہل مغرب اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ جب تک مسلمان کا تعلق قرآن مجید کے ساتھ پختہ ہے تب تک اسلامی اقدار کو منہدم کرنا مشکل تر ہے، چنانچہ راستے کے اس بھاری پتھر کو صاف کرنے کے لئے قرآن مجید پر اعتراضات کا ایک سلسلہ قائم ہے، سینئر برطانوی وزیر گولڈسٹون نے پارلیمنٹ کے ایک اجلاس میں قرآن مجید ہاتھ میں بلند کرتے ہوئے کہا تھا ''تین چیزوں کی موجودگی میں ہم اسلام اور مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے: نماز جمعہ، حج اور یہ کتاب''! (4)

* لیکچرار علومِ اسلامیہ: نیشنل یونیورسٹی (FAST) لاہور، پریذیڈنٹ: ریسرچ کونسل فار قرآنک سائنسز (RCQS) پاکستان۔
** لیکچرار علومِ اسلامیہ: ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان، ڈائریکٹر: ریسرچ کونسل فار قرآنک سائنسز (RCQS) پاکستان۔

کچھ عرصہ قبل امریکہ سے 'الفرقان الحق' نامی ایک کتاب شائع ہوئی جس کو 'اکیسویں صدی کا قرآن' قرار دیا گیا ہے اور اس کی نشر و اشاعت پوری تندہی کے ساتھ تا حال جاری ہے۔ اس مقالہ کا مقصد دنیا کو مغرب اور مستشرقین کا وہ متعصبانہ رویہ دکھانا ہے۔ جو وہ مسلم امہ اور مسلمانوں کے بنیادی ورثہ کے ساتھ روا رکھے ہوئے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ عہد بامیان میں دو پتھر کے مجسموں کے ٹوٹنے پر دنیا کا حیرتناک اور شدید ردعمل دیکھنے کو ملتا ہے لیکن مسلمانوں کے دستور زندگی اور تعلیمات وعقائد کے مرکز قرآن مجید کا جب مذاق اڑایا جائے تو عالمی حقوق کی کسی تنظیم کی طرف سے کوئی مذمتی بیان جاری نہیں ہوتا۔

مغرب سے متاثر وہ افراد جو اسلام کے متعلق تعلیمات کے حصول کے لئے مستشرقین کے بظاہر سائنٹیفک مگر بباطن غیر حقیقی مواد پر مشتمل مقالات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بہت جلد شکوک وشبہات کی گھاٹیوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ نوجوان نسل، جو پہلے ہی مادی دلکشیوں کے سبب دائرہ مذہب سے فرار کی خواہاں ہے، اس کے لئے ایک چھوٹی سی آواز بھی راہ راست سے بھٹکانے کے لئے کافی ہے۔ ایسے حالات میں اس ضرورت کا شدید احساس ہوتا ہے کہ ہم کسی منظّم شکل میں مسلسل جدوجہد کرتے ہوئے مستشرقین اور اہل مغرب کے متعصب افراد کی آوازوں کا قوی اور مسکت جواب دیں۔ قارئین کرام کے لئے حالیہ امریکی قرآن کی اصلیت اور اس کے پس پردہ چشم کشا صیہونی مقاصد کا تعارف پیش خدمت ہے:

'الفرقان الحق' نامی امریکی قرآن کے مؤلف کا تعارف:

'الفرقان الحق' نامی امریکی قرآن کا مصنف ڈاکٹر انیس شوروش (Anis Shorrosh) ہے جو خود کو 'المصفی' 'المہدی' اور 'مہدی منتظر' جیسے القاب سے ملقب کرتا ہے۔ انیس شوروش کا اصل نام پہلی مرتبہ Amizon نامی انٹرنیٹ سائٹ پر دیکھا گیا۔ [5]

انیس شوروش فلسطین میں پیدا ہوا یعنی یہ اصلاً فلسطینی عربی ہے۔ اُردن کے میسپی کالج (Mississppi College) میں تعلیم حاصل کی۔ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے سے قبل New Orleans Baptist Theological Seminary ادارہ میں پڑھاتا رہا اور دو مرتبہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری بالترتیب Institute of International luther Rice اور Seminory Ministory Dayton Tennessee کی یونیورسٹیوں سے حاصل کیں۔ یہودیوں کے ساتھ مقبوضہ ارضِ مقدس میں کام کرتا رہا۔ مزید براں 1959 تا 1966ء تک یروشلم کے کنیسا میں بھی خدمات انجام دیں۔ امریکہ اور اسرائیل کے مابین 40 سال تک Clorgyman یعنی پادری سفارتکار کے طور پر جبکہ افریقہ، کینیا، کیپ ٹاؤن، ڈربن، جوہانسبرگ وغیرہ میں بطور عیسائی مبلغ کام کیا۔ 1955ء میں نیوزی لینڈ سے انگلینڈ منتقل ہوا اور بعد ازاں پرتگال میں رہائش پذیر رہا۔ [6]

مشہور اسلامی مفکر و سکالر احمد دیدات ؒ نے اس کے ساتھ دو مناظرے بھی کئے۔ پہلی مرتبہ 1980ء کو لندن میں ''کیا عیسیٰ خدا ہے؟'' کے موضوع پر پانچ ہزار افراد کی موجودگی میں جبکہ دوسری مرتبہ برمنگھم میں ''قرآن و انجیل ___ کلام اللہ کیا ہے؟'' کے عنوان پر بارہ ہزار افراد کے اجتماع میں مناظرہ ہوا۔

انیس شوروش نے مذکورہ بالا مناظروں کے بعد ایک کتاب An Islamic Revealed, Christian Arabic Veiws of Islam تالیف کی اور اس کتاب کے متعلق کہا کہ یہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرنے کے لئے کافی ہے کہ اسلام غلط عقائد پر مشتمل دہشت گردی کا دین ہے جو لوگوں کو جھگڑے، قتال اور خون بہانے کی طرف مدعو کرتا ہے کیونکہ اس کا اولین مصدر یہی قرآن ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے قرآن کو 'الفرقان الحق' سے بدل لیں[7] شوروش کے الفاظ ہیں کہ

"قرآني أجود 'كتبته بالعربية الجيدة و ترجم الى اللغة الانجليزية الجيدة" [8]

انیس شوروش کی اسلام اور مسلم دشمنی اس وقت کھل کر سامنے آئی جب اس نے نائن الیون کے دو دن بعد امریکی ریاست ہیوسٹن کی یونیورسٹی میں بغض و عناد سے بھرپور لیکچر دیا جس میں اس نے مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے پر زور دیا۔ شوروش کے الفاظ میں چونکہ دین اسلام دہشت گردی اور خون بہانے کا دین ہے۔ اور اس وقت دہشت گردی کا اولین مصدر قرآن ہے لہذا ضروری ہے کہ اس قرآن کو ختم کر دیا جائے تاکہ دہشت گردی ختم ہو سکے۔ مزید برآں امریکی حکومت پر زور دیا کہ وہ مسلمانوں کو امریکہ سے نکال دے اور تمام مسلمانوں کو مشرقِ وسطیٰ کے علاقہ میں جمع کرنے کے بعد ان کو ہائیڈروجن بم سے اڑا دے بعد ازاں اسلام اور مسلمانوں کی ہلاکت کے لئے خصوصی سروس کا اہتمام کیا۔ شوروش کا یہ لیکچر بدکلامی اور اسلام کے خلاف گالی گلوچ سے اس قدر پر تھا کہ یونیورسٹی کے رئیس اگلے روز اس سے معذرت کرنا پڑی[9]

شوروش نے میڈیا کو اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کا بنیادی ذریعہ بنایا حتی کہ انڈونیشیاء کے مشہور ٹی وی چینلز کو خریدنے کے بعد ان کی نگرانی انڈونیشائی عیسائیوں کے سپرد کر دی۔ [10]

شوروش اپنی کتاب 'الفرقان الحق' میں قارئین کی حمایت حاصل کرنے کے لئے خود کو ایک مظلوم خاندان کا فرد ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''اس کے والد اور چچازاد کی اسرائیل میں مسلمانوں کے ہاتھوں ہلاکت نے اس کو 1976ء میں اردن کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا'' [11]

وہ مسلمانوں کو "I sincerely love all the Muslims" کے الفاظ کے ساتھ جھانسہ دینے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ 'الفرقان الحق' کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مسلمانوں سے محبت اور ان کے فائدے کی خاطر اس کتاب کو اپنی سابقہ کتاب ''کشف حقیقۃ الاسلام'' کے تتمہ کے طور پر شائع کر رہا ہوں۔ اسرائیلی تھنک ٹینک

نے شوروش کا مقالہ "الاسلام یستھدف امریکا فی مخطط یمتد عشرین عاما" بھی شائع کیا ہے۔ اس مقالہ میں اپنی کتاب 'الفرقان الحق' کی اہمیت اس طرح بیان کی ہے کہ "... تاکہ مسلمانوں کے قرآن کو ہر لحاظ سے چیلنج کیا جاسکے۔ اس کے جوہر، اسلوب، لغت اور مشتملات ومحتویات غرض ہر لحاظ سے اسلامی قرآن کے مقابل یہی کتاب ہے" [12]

اس کے خیال میں مسلمانوں نے 2020ء تک امریکہ کی فتح کے لئے جامع منصوبہ بندی کررکھی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ایک وقت وہ بھی آیا کہ جب مسلمانوں کا یہ منصوبہ کہ جب امریکی سکون کی نیند سورہے تھے' اچانک 11 ستمبر کا واقعہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے ٹاورز پر حملہ کی صورت میں رونما ہوا۔

شوروش اپنے تعارف میں مزید لکھتا ہے کہ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی کی سٹڈی کونسل کا ممبر بھی رہا اور 76 سے زائد ممالک کے دورے بھی کئے۔ وہ غیر مسلم حلقوں میں حقیقت اسلام کو منکشف کرنے کا متخصص Specialist قلمکار مانا جاتا ہے۔ شوروش کے خیال میں قرآن انسانیت کو 1400 سو برس سے چیلنج کررہا ہے۔ کہ کوئی انسان اس جیسی کتاب تالیف کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا جو زمانہ کے مناسب حال اور تورات وانجیل کے مابین جمع وتطبیق کرتی ہو اور ادیان ثلاثہ یعنی عیسائیت' یہودیت اور اسلام کی تعلیمات کی جامع تفسیر ہو لیکن 'الفرقان الحق' نے قرآن اور مسلمانوں کے اس مقولے اور چیلنج کو باطل کردیا ہے' اس کے مطابق مسلمانوں کے نبی محمد (ﷺ) پر قرآن تیئس (۲۳) سال اترتا رہا۔ لیکن میں نئے قرآن کو جاری کرنے میں سات سال سے زیادہ مستغرق نہیں رہا۔ یہ عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں مرقوم ہے جس پر 1999ء سے عمل شروع ہے۔ وہ مسلمانوں کے قرآن سے 'الفرقان الحق' کا موازنہ کرتے ہوئے اسلامی قرآن میں 100 سے زائد قواعد نحو ولغت کی غلطیوں کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کو چند مبہم اور غیر واضح نکات پر مشتمل ایک دستاویز سے زیادہ سمجھنے کو تیار نظر نہیں آتا۔ اس کے برعکس اپنے خود ساختہ کلام کو واضح اور تفصیلی جزئیات کے ساتھ مالا مال ہونے کا دعویدار ہے [13]۔ آمدہ سطور میں 'الفرقان الحق' کا تعارف اور اس کی سورتوں اور ان کے مرکزی مضامین کی فہرست پیش کرتے ہیں:

'الفرقان الحق' کا جائزہ [14]

نام	الفرقان الحق
صفحات کی تعداد	۳۶۶
صفحہ سائز	20 x 15 سم
سورتوں کی تعداد	مقدمہ' بسملہ اور خاتمہ کے علاوہ 77 سورتیں۔

اس متعفن تصنیف کی ہر سورۃ کی آیات کی تعداد ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے برابر ہے جبکہ ہر سورۃ کو بتکلف

ٹھونس ٹھانس کر بھر دیا گیا ہے۔ ذیل میں 'الفرقان الحق' کے مشتملات ذکر کئے جاتے ہیں:

سورۃ نمبر	نام سورۃ	تعداد آیات	مرکزی مضمون
	البسملة	۷	تثلیث
۱۔	الفاتحہ	۷	عظمت فرقان
۲۔	المحبہ	۱۰	سلامتی کی دعوت
۳۔	النور	۷	عظمت فرقان اور اس پر ایمان کی دعوت
۴۔	السلام	۱۵	اشاعت اسلام بذریعہ تلوار، مشنری تبلیغ
۵۔	الایمان	۸	تحریف انجیل کے متعلق اسلامی تصور
۶۔	الحق	۱۰	عظمت فرقان اور رسالت کا انکار
۷۔	التوحید	۱۴	عقیدہ تثلیث کی دعوت
۸۔	المسیح	۲۷	انجیل کی صحت
۹۔	الصلب	۱۷	صلب مسیح کا اثبات
۱۰۔	الروح	۷	مسلمانوں کے نظریہ شہادت و جنت کا تمسخر
۱۱۔	الفرقان الحق	۲۷	عظمت فرقان و انجیل
۱۲۔	الثالوث	۳۱	تثلیث، اسماء حسنیٰ کا انکار
۱۳۔	الموعظة	۷	ترکِ جہاد اور رسول اللہ ﷺ کی کردار کشی
۱۴۔	الحواریون	۱۴	عیسائیت کی تبلیغ اور آپ کی کردار کشی
۱۵۔	الاعجاز	۱۳	آپؐ کی کردار کشی
۱۶۔	القدر	۱۱	عظمتِ فرقان اور 'لا نبی بعد عیسیٰ' کا اثبات
۱۷۔	المارقین	۱۵	مسلمانوں کی کردار کشی
۱۸۔	الاضحی	۱۰	عیسائیت کی تبلیغ اور اسلامی فلسفہ قربانی کا تمسخر
۱۹۔	الاساطیر	۲	آپؐ اور مسلمانوں کا تمسخر
۲۰۔	الجنة	۱۵	جنت کا تمسخر
۲۱۔	المحرضین	۱۲	رسول اللہ ﷺ کا تمسخر
۲۲۔	البہتان	۱۲	انجیل پر ایمان کی دعوت اور صحابہؓ کا تمسخر
۲۳۔	الیسر	۷	دین اسلام کا تمسخر
۲۴۔	الفقراء	۸	مسلمانوں پر سب وشتم
۲۵۔	الوحی	۱۸	عظمت فرقان اور مسلمانوں پر سب وشتم
۲۶۔	المومنین	۷	نصرانیت اور فرقان
۲۷۔	التوبة	۷	انجیل و فرقان پر ایمان
۲۸۔	الصلاح	۸	ولاء اور براء کی نفی اور ترکِ جہاد کی ترغیب
۲۹۔	الطہر	۱۳	تعددِ ازدواج، طلاق

۳۰۔	الغرانیق	۱۵	عورت کے متعلق شبہات
۳۱۔	العطاء	۱۴	قصاص وجہاد اشاعتِ اسلام بذریعہ تلوار
۳۲	النساء	۱۶	اسلام میں عورت کا استحصال کا ثبوت
۳۳	الزواج	۷	تعدد ازدواج کا جرم اور طلاق
۳۴	الطلاق	۱۲	طلاق اور رسول اللہ ﷺ کا تمسخر
۳۵	الزنا	۱۳	تعدد زوجات
۳۶	المائدۃ	۵	عیسائیت کی تبلیغ
۳۷	المعجزات	۸	معجزات کے ذریعے فرقان کی تائید
۳۸	المنافقین	۱۷	اللہ عزوجل کا تمسخر
۳۹	القتل	۱۵	اشاعت اسلام بذریعہ تلوار
۴۰	الجزیۃ	۱۴	قتال کی حرمت جزیہ
۴۱	الافک	۱۸	عیسائیت کی تبلیغ اشاعت اسلام بذریعہ تلوار
۴۲	الضالین	۹	تثلیث جنت وشہداء کا تمسخر
۴۳	الاخاء	۱۵	تعلیمات اسلامی کا تمسخر انجیل پر ایمان کی دعوت
۴۴	المهتدین	۸	اسلام اور اہل اسلام کا تمسخر قصاص تنصیر
۴۵	الطوبی	۱۴	عیسائیت کی تبلیغ
۴۶	الاولیاء	۱۲	مفہوم شہادت کا تمسخر عظمت فرقان
۴۷	اقراء	۱۴	اسماء حسنیٰ کا انکار
۴۸	الکافرین	۱۲	عیسائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کی تحقیر
۴۹	الخاتم	۱۴	مسلمانوں کی کردارکشی عظمت فرقان
۵۰	الاصرار	۱۱	اسلام اور جنت کا تمسخر
۵۱	التنزیل	۸	فرقان اور انجیل کی عظمت
۵۲	الصیام	۹	اسلام میں عبادات کا تصور اور ان کا تمسخر
۵۳	الکنز	۶	انجیل پر ایمان کی دعوت
۵۴	الانبیاء	۱۸	رسولؐ پر سب وشتم لا نبی بعد عیسیٰ
۵۵	الماکرین	۱۸	رسولؐ اور مسلمانوں کی تحقیر
۵۶	الاممین	۱۲	رسولؐ اور اصحاب رسول کی تحقیر
۵۷	المفترین	۷	رسولؐ اسلام اور اہلِ اسلام کی تحقیر
۵۸	الصلاۃ	۱۰	نماز اور نمازیوں کا تمسخر
۵۹	الملوک	۸	تصورِ الٰہ کا تمسخر اشاعتِ اسلام بذریعہ تلوار
۶۰	الطاغوت	۱۲	رسولؐ اور اسلام کا تمسخر قصاص
۶۱	النسخ	۱۴	نسخ فی القرآن......قرآن غیر معجز ہے

۶۲	الرعاة	۶	اسلام اور مسلمانوں کا تمسخر
۶۳	الشهادة	۷	رسولؐ کی تحقیر
۶۴	الهدى	۱۱	رسولؐ اور مسلمانوں کا تمسخر
۶۵	الانجيل	۶	عظمتِ انجیل ... مسلمانوں کی تحقیر
۶۶	المشركين	۳۰	رسولؐ کی نافرمانی واجب ہے۔
۶۷	الحكم	۱۴	عظمتِ انجیل قصاص
۶۸	الوعيد	۷	رسولؐ اور مسلمانوں کی تحقیر
۶۹	الكبائر	۱۵	اسلامی تصورِ جنت کی تحقیر
۷۰	التحريف	۸	عظمتِ انجیل و فرقان
۷۱	العاملين	۱۳	اسلام سے بیزاری کی دعوت
۷۲	الالاء	۱۰	تعلیماتِ اسلامی کی تحقیر
۷۳	المحاجة	۸	مشنری کی تعلیم
۷۴	الميزان	۱۳	اسلام کی تحقیر تعددِ ازدواج طلاق
۷۵	القبس	۸	مشنری تعلیم
۷۶	الاسماء	۲۵	اسماءِ حسنیٰ کا انکار
۷۷	الشهيد	۸	مولفِ قرآن کو قتل کرنے کی مسلمانوں کی سازش

مقامِ اشاعت: الفرقان الحق کا جزء اول اسی سال American Center of Divin Love کی وساطت سے امریکہ میں دو جگہوں سے چھپا ہے:

۱۔ اومیگا ۲۰۰۱ (Omega 2001)

۲۔ پریس وائن (Press wine)[15]

کتاب کی قیمت: جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت کے ہفت روزہ مجلہ ''الفرقان'' میں نسخہ کی قیمت 3 امریکی ڈالر مذکور ہے جبکہ مذکورہ کتاب امریکہ' اسرائیل' لندن' اور دیگر یورپی ممالک میں بڑی تیزی سے فروخت کی جارہی ہے۔ 'الفرقان الحق' کے انٹرنیٹ ایڈیشن کی قیمت 49.19 امریکی ڈالر مذکور ہے۔[16]

تقسیم کتاب کے مراکز: 'الفرقان الحق' کے ناشرین و متعلقین کی یہ کوشش ہے کہ اس کتاب کو ہر مسلمان کے گھر بلکہ اسکے دل و دماغ تک پہنچایا جائے اگرچہ انہیں اس بات کا یقین کہ مخلص مسلم سکالرز اور دانشوروں کی موجودگی میں یہ کام ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے تاہم انہوں نے اس کتاب کی تقسیم کا آغاز مندرجہ ذیل جگہوں سے کیا ہے:

۱۔ امریکہ کے بڑے بڑے کتب خانوں پر۔

۲۔ ۲۰ ویں صدی کے مسیلمہ سلمان رشدی کی خصوصی توجہ سے لندن میں یہ کتاب بڑے پیمانے پر دستیاب ہے

۳۔ کویتی مجلہ 'الفرقان' کے مطابق اس کتاب کو خصوصاً کویت کے عجمی اداروں میں مفت تقسیم کیا جارہا ہے تاکہ مشنری مقاصد کی تکمیل ہو سکے اور آنے والی نسلوں میں اسلامی تشخص کی ایک مسخ شدہ شکل پیش کی جاسکے تاکہ وہ دین حنیف سے روگرداں ہوں۔ اس کتاب کا براہ راست ٹارگٹ نوجوان طبقہ ہے جو امت مسلمہ کا قیمتی سرمایہ اور مستقبل کے قائدین ہیں۔ بدقسمتی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بعض نوجوان اسکالرز اجماع امت کے خلاف جب باتیں کرتے ہیں تو وہ نہ صرف اجتماعی ساکھ کو نقصان پہنچارہے ہوتے ہیں بلکہ اس سے امت کی وحدت کو بھی خطرہ لاحق ہوجاتا ہے۔

۴۔ اس کتاب کی تقسیم کا دوسرا بڑا مقام ارض فلسطین ہے جہاں اسرائیل کے راستے کئی نسخے پہنچائے گئے ہیں جن کو فلسطینی تعلیمی اداروں میں رائج کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ فلسطین کو اس کے لئے کیوں منتخب کیا گیا؟ اس سوال کا جواب حاصل کرنا اس وقت آسان تر ہوجاتا ہے جب بنظر غائر یہ دیکھا جائے کہ اس امریکی مسخرہ میں اسرائیلی اہداف کو کس طرح تقویت دی گئی ہے"[17]

۵۔ امریکی قانون کے ایک نمائندے کی تقریر میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا کہ **17-04-2004** تک پیرس، لندن، واشنگٹن اور دیگر کئی بڑے شہروں میں اسلامی و عربی سفارتکاروں کو اس کی تقسیم مکمل کی جاچکی ہے۔ ۲۰ راپریل ۲۰۰۴ء کو **BBC** نے اس کا نسخہ وصول کیا۔ اسی طرح فلسطین سے شائع ہونے والے عربی، انگریزی اور عبرانی زبان کے مجلات کے دفاتر میں ۱۵ رمئی ۲۰۰۴ء کو اس کے نسخے پہنچا دیئے گئے۔ ۱۷ رمئی ۲۰۰۴ء کو لندن سے شائع ہونے والے عربی مجلات کی طرف اس کو ارسال کیا گیا۔"[18]

مزید براں مذکورہ کتاب www.amazon.com کے علاوہ کئی دوسرے انٹرنیٹ لنکس پر دستیاب ہے۔ ہمارے لئے مقام افسوس بایں طور ہے کہ مسلم مفکرین واسکالرز کو اس بات کی خبر تک نہیں کہ اس فحش کتاب کو کس تیزی کے ساتھ نہ صرف غیر مسلم بلکہ مسلم علاقوں تک پہنچایا جارہا ہے۔

امریکی قرآن کی تقسیم اور شیوع کے لئے امریکی وصیہونی کوششیں:

امریکہ سے شائع ہونے والے مشہور ومعروف جریدہ ''صوت العربیۃ'' کے چیف ایڈیٹر ولید رباح اپنے ساتھ پیش آنے والے حالیہ واقعہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں [19]۔

''..... چھ روز قبل ایک امریکی شخص نے ٹیلی فون پر مجھ سے رابطہ کیا جو کہ اہل ٹیکساس کے لہجہ میں عربی زبان بول رہا تھا' کہنے لگا کہ میرا نام قسیس الیا ہو ہے اور میں آپ سے جتنی جلدی ممکن ہو ملنے کا خواہشمند ہوں۔ اس نے مزید کہا کہ میرے پاس آپ کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کب اور کہاں ملاقات ممکن ہے؟ اس نے کہا کہ میں ''صوت العربیۃ'' کے دفتر میں پہنچ جاتا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس ہمارے دفتر کا ایڈریس ہے؟ تو اس نے زور دے کر کہا کہ جناب اس کا ایڈریس تو میرے دل و دماغ پر کندہ ہے۔ میں نے کہا کہ

پلیز ضرور تشریف لایئے۔ میں فوراً دفتر پہنچا تو چند ہی منٹوں بعد طویل قد وقامت اور گہرے رنگ کے بالوں والا آدمی جس کے ہاتھ میں Somesonite قسم کا ایک بیگ تھا' بھی آن پہنچا' اس نے پرتکلف انداز میں زبان کو بل دیتے ہوئے کہا ''شلام العلیکم''میں نے وعلیک السلام کہنے کے بعد اس کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ اور اپنا بیگ کھولتے ہوئے ایک چمکدار لفافے میں لپٹی کوئی چیز نکالی اور کہا کہ سر یہ میری طرف سے آپ کو ہدیہ ہے۔ میں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ اس میں کہیں انتھراکس تو نہیں۔ کیونکہ آپ لوگوں سے بعید نہیں۔ اس نے کہا کہ نہیں جناب بلکہ اس میں ایک نئی زندگی ہے جو میں آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے یہ کتاب میرے حوالے کی جس پر عربی میں 'الفرقان الحق' لکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو ایک طرف رکھا اور اس کے ساتھ معاشیات' سیاست اور حالاتِ حاضرہ پر تقریباً آدھ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ اس کی تشہیر کے لئے ہمیں کیا دیں گے؟ اس کے دوبارہ استفسار پر میں نے کہا کہ اس کی تشہیر کے لئے آپ ہمیں کیا دیں گے؟ اس نے کہا کہ ایک تو کم ہوگا دو ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کہ اس ایک اور دو سے آپ کی کیا مراد ہے؟ اس نے کہا ایک یا دو ملین ڈالر لیکن شرط یہ ہے کہ ''صوت العربیہ'' کے ہر قاری کے گھر میں یہ کتاب پہنچنی چاہیے اور یہ بھی کہ یہ کم از کم دس بار شائع ہو''

''صوت العربیۃ کے مدیر اعلیٰ مزید کہتے ہیں کہ

''وہ آدمی چلا گیا میں نے اس کتاب کو کھولا تو عربی وانگریزی میں ایک ساتھ لکھی ہوئی اس کتاب کا مقدمہ پڑھنا شروع کیا جس میں لکھا ہوا تھا:

الی الامة العربية خاصة والی العالم الاسلامی عامة سلام عليكم ورحمة من الله القادر على كل شئى يوجد فى اعماق النفس البشرية اشواق للايمان الخالص والسلام الداخلى والحرية الروحية والحياة الابدية... واننا نثق بالاله الواحد الاوحد بان القراء والمستمعين سيجدون الطريق لتلك الاشواق من خلال الفرقان الحق...

یعنی خصوصاً امت عربیہ کے لئے اور عالم اسلام کے لئے عموماً۔ اللہ قادر مطلق کی طرف سے تم پر سلامتی ورحمت ہو۔ نفسِ انسانی کی گہرائیوں میں ایمان خالص اور سلامتی' روحانی آزادی اور ابدی زندگی موجود ہوتی ہے۔ ہم کو یقین ہے کہ الٰہ الواحد الاوحد کے فضل سے قارئین وسامعین ایمان وسلامتی کے یہ راستے الفرقان الحق کے ذریعے پائیں گے..... خالقِ انسانیت نے یہ روشن ستارے اس صفی ومہدی (شوروش) کی طرف وحی کئے ہیں''

پھر ولید رباح نے جب پہلا صفحہ پلٹا تو اس پر سورۃ بسملہ تھی:

"باسم الآب الكلمة الروح الاله الواحد مثلث التوحيد موحد التثليث ماتعدد

فھو آب لم یلد کلمۃ لم یولد۔ روح لم یفرد۔ خلاق لم یخلق۔ فسبحان مالک الملک والقوۃ والمجد۔ من ازل الازل الی ابد الابد"

ولید بن رباح کہتے ہیں کہ میں نے امریکی قرآن کی سورۂ فاتحہ دیکھی اور کتاب بند کرتے ہوئے دل میں سوچا کہ یہ کون سا مہدی ہے جس کو عربی زبان کے اصول وابجد کا ہی علم نہیں تو میں اس کے لطیفہ پر کیوں نہیں ہنس سکتا۔ میں نے فوراً قرآن مجید فرقان حمید کھولا اور سورہ فاتحہ کو پوری دلجمعی سے پڑھا تو زندہ ومردہ کا فرق واضح ہوگیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میرا خیال اچانک مسیلمہ کذاب کی طرف چلا گیا کہ وہ کذاب ہونے کے باوجود اس فرقان امریکی سے بدرجہا بہتر عربی زبان سے واقف تھا لیکن پھر بھی اس قابل نہ تھا کہ قرآن کا مقابل تیار کرسکے۔ اس امریکی اقدام کے پس پردہ عزائم کا اندازہ حسب ذیل اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

"The Purpose of The True Furqan is a tool of evangelism, because so far we have not found a breakthrough way to reach the Muslim world for Christ, "Al-Mahdy said. "We have tried medicine, schools, books, movies and many other method.[20]

مولف 'الفرقان الحق' کی کم علمی وکم عقلی کے ثبوت:

تاریخ اسلامی سے عدم واقفیت:

موصوف نے اپنے انگریزی مقدمہ میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ الفرقان الحق' وہ پہلی کتاب ہے جس نے اسلامی قرآن کے چیلنج کا مسکت جواب دیا ہے اور اس سے پہلے تاریخ کے کسی دور میں اسلامی قرآن کے مقابل کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ لکھتا ہے:

"1400 years ago the Quran challenged the world to produce a book like itself. Now for the first time in history, The True Furqan presents the gospel message in a unique sytle"[21]

شورش مزید کہتا ہے کہ:

"The Ture Furqan will be a breakthrough to Muslims not only because it answers the Quran's Challenge, but because it also questions many of the Qur'an's teaching, as well as presenting the gospel message, all in the language Muslims revere-- powerful, perfect, classical Arabic".[22]

شورش کے مذکورہ بالا دعویٰ کے مطابق یہ وہ پہلی کتاب ہے جو قرآنی اسلوب کے مقابل تالیف کی گئی ہے اور یہی وہ فرقان ہے جس نے چودہ سو سال کے بعد پہلی مرتبہ قرآنی چیلنج کو قبول کیا ہے۔ درحقیقت اس کا یہ گمان مطلق جہالت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ معاندین اسلام نے سینکڑوں بار شورش سے بڑھ کر اسلامی قرآن کے مدمقابل کتابیں اور آیات افتراء کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ مسیلمہ' حمام وغیرہ جیسے کذابین ومدعیان نبوت نے

(و الفجر و لیال عشر ......الخ) کے وزن پر آیات گھڑی تھیں۔ ابن اثیر نے اپنی کتاب ''اسد الغابۃ'' میں بھی ایسی عبارات ذکر کی ہیں جو قرآن کے مقابلہ میں بنائی گئیں اور اس پر تنقیدی کلام بھی کیا ہے[23]۔

☆ آیات قرآنیہ کا سرقہ: مزید براں امریکی قرآن میں جہاں فاتحہ، القدر، المومنین، التوبۃ، النساء، الطلاق، المائدۃ، المنافقین، الکافرین اور الانبیاء جیسی سورتوں کے نام چوری کئے گئے ہیں وہیں بعینہ ایک دو حرف کی تحریف کے ساتھ قرآنی آیات کو بھی نقل کیا گیا ہے، جو اس بات پر دال ہے کہ شاید الفرقان، قرآنی کلمات، عبارات، تراکیب، ہیئت، فواصل اور آیات کے توازن وہم آہنگی سے مدد لئے بغیر کبھی معرض وجود میں نہ آ سکتا۔ اس ضمن میں چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

پہلی مثال...... مثل الذین کفروا بربهم اعمالهم کرماد ن اشتدت به الریح فی یوم عاصف لایقدرون مما کسبوا علی شی ذلک هو الضلال البعید[24]۔

اس کے مقابلہ میں شوروش کی افتراء کردہ آیت حسب ذیل ہے:

مثل الذین کفرو و کذبو بالانجیل الحق اعمالهم کرماد ن اشتدت به الریح فی یوم عاصف لایقدرون مما کسبوا علی شئی ذلک هوا لضلال الاکید[25]۔

دوسری مثال...... ها انتم اولاء تحبونهم ولا یحبونکم وتومنون بالکتاب کله واذا لقوکم قالو امنا واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان الله علیم بذات الصدور O ان تمسسکم حسنة تسؤهم وان تصبکم سیئة یفرحوا بها وان تصبروا وتتقوا لایضرکم کیدهم شیئاً ان الله بما یعملون محیطO (26)

اس کے مقابلہ میں شوروش رقمطراز ہے:

"یاایها الذین آمنوا من عبادتا انتم اولاء تحبون الذین یعادونکم، وهم لا یحبونکم، واذا لقوکم قالوا: آمنا بما آمنتم واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ، وان تمسسکم حسنة تسوء هم وان تصبکم سیئة یفرحوا بها، وان تصبروا وتتقوا الایضرکم کیدهم شیئا، ولا یضرون الا انفسهم وما یشعرون"[27]۔

اسلام اور عیسائیت کے مابین محاربہ کی صیہونی کوشش:

انیس شوروش کے دیگر مقاصد کے ساتھ ساتھ یہ مقصد بھی پوشیدہ نہیں کہ الفرقان الحق، دراصل اسلام اور عیسائیت کے مابین بعد پیدا کرنے کی کوشش ہے کیونکہ یہودی ہونے کے باوجود اس نے اس کتاب میں عیسائی تعلیمات کو استعمال کرتے ہوئے اسلام کے ساتھ نفرت کا اظہار کیا ہے۔ لیکن منصف مزاج عیسائی دانشوروں نے

شوروش کی اس کوشش کو کسی قسم کی قبولیت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ سید عبدہ عبدالرزاق لکھتے ہیں:

"علی شبكة الانترنت يقف على الكثير من اقوال النصارى المنصفين الذى يعلمون ان هذا الكتاب لايمت للسماء بصلة تقول اهداهن (انا برائی ان الشئی او الكتاب المسمى الفرقان الحق ما هوا الا كذب وتحريف وهجوم على الاسلام معن انني مسيحية ......واظن ان الاسلام قدحفظ كتابه القرآن وسيحفظه......"[28]۔

کتاب مذکور میں موجود تناقضات:

۱۔ شوروش کی اس کتاب میں جابجا تناقضات ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولو كان من عند غير الله لوجدو افيه اختلافا كثيرا [29]۔

چونکہ یہودیوں کے نزدیک بنی اسرائیل کے بعد کسی نبی یا رسول کا آنا ممکن نہیں جیسا کہ شوروش 'الفرقان الحق' کی سورۃ انبیاء میں کہتا ہے: "ما بشرنا بني اسرائيل برسول ياتي من بعد كلمتنا وما عساه ان يقول بعد ان قلنا كلمة الحق و انزلنا سنة الكمال......[30]

تو اس دعویٰ کے پیش نظر وہ دراصل عیسائیت کی بھی تنکیر کر رہا ہے جبکہ دوسری طرف وہ اپنی کتاب میں 'یشوع' الا ناشید لسلیمان' انجیل متی' انجیل مرقس' رؤیا القدیس یوحنا' جیسے الفاظ بھی استعمال کرتا ہے۔

۲۔ شوروش کا بنایا ہوا قرآن عربی زبان میں ہے اور یہ اصول ہے کہ "ما من نبی ارسل الابلسان قومہ" تو یہ 'الفرقان الحق' کس طرح عربی زبان میں نازل ہوگیا؟ کیونکہ یہودی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا کو (نعوذ اللہ) غلام اور باندی کہتے ہیں بایں وجہ اس نسل سے نبوت نہیں چل سکتی[31]۔ کیونکہ بنی اسرائیل حضرت یعقوب جبکہ اہل عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں تو 'الفرقان الحق' کس طرح اہل عرب کے لئے نازل ہوسکتا ہے؟

۳۔ امریکی قرآن کی سورۃ الکبائر کی آیت ۹ کے الفاظ ہیں کہ "مومنین منافقین" ایک انسان مومن ہونے کے ساتھ کسی طرح منافق ہوسکتا ہے۔؟

۴۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ شوروش نے بہت سی قرآنی آیات کا سرقہ کیا ہے تو جب اس کے بقول مسلمانوں کا قرآن (نعوذ باللہ) باطل ہے تو اس نے کیوں اس 'باطل قرآن' کی آیات کا سرقہ کیا؟ جیسا کہ وہ کہتا ہے کہ "ومن يبتغ غير الانجيل و الفرقان كتاب فلن يقبل منه" اس کے علاوہ بھی سینکڑوں تضادات 'الفرقان الحق' میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

امریکی قرآن کے متعلق عالم اسلام کا موقف: تمام اسلامی ممالک میں بالعموم اور مصر و سعودی عرب میں بالخصوص اس کریہہ اقدام پر سخت موقف کا اظہار کیا گیا ہے ماسوائے وطن عزیز پاکستان کے کہ جہاں تادم تحریر کسی پلیٹ فارم سے کسی قسم کا ٹھوس موقف یا مذمت سننے یا دیکھنے میں نہیں آئی۔ ذیل میں بطور نمونہ مصر، سعودی عرب اور فلسطین کے علماء کی طرف سے اس کی مذمتی بیانات ذکر کئے جاتے ہیں:

جامعہ ازھر مصر کا مؤقف: جغرافیائی حدود کے اعتبار سے مصر اسلامی دنیا کے علمی میدان میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔ اس کے مختلف جرائد و رسائل میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ امریکہ نے اسرائیلی تعاون کے ساتھ مصر سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس کتاب کی نشرو اشاعت کا انتظام کرے[32]۔ اس کے ردعمل میں جامعہ ازہر کے رئیس ڈاکٹر سید طنطاوی نے شرعی طور پر اس جھوٹے نسخے کی اشاعت کو حرام اور کفر قرار دیا۔ ان کے الفاظ ہیں:

"یجب الرد علی ذلک وتنبیه علی ان هذا المولف لا اساس له من الصحة وتجب مصادرته... ان حکم من یوزع قرآنا من وراخاصة اذا کان یعلم حقیقته ویتعمد توزیعه ویقصد رد الناس عن الحق واستدراجهم الی الباطل، فعمله هذا اعندئذ والعیاذ بالله هو خروج عن الاسلام بل هو الکفر بعینه، ومن یفعل بذلک یکون محاربا للاسلام"[33]۔

مجمع البحوث الاسلامی کی ایک قرارداد کے مطابق اسے انیس شوروش کا انتقامی فعل قرار دیا گیا جو اس نے احمد دیدات مرحوم سے مناظرہ میں شکست کے نتیجہ میں انجام دیا ہے اور یہ کہ شوروش اسلام کی تحقیر کرنے پر مستوجب سزا ہے[34]۔

سعودی علماء کا موقف: سعودی عرب میں رابطہ عالمِ اسلامی مکۃ المکرّمۃ کی مجلسِ تاسیس نے دینِ حنیف اور قرآن کریم کے متعلق اس فعلِ شنیع کی سخت مذمت کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ حالیہ امریکی قرآن درحقیقت مسلمانوں کی اسلامی ثقافت اور قرآن کے ساتھ گہری وابستگی کی وجہ سے ان کو برانگیختہ کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور اس کے ذریعے رسالت محمدیہؐ اور آپ ﷺ کی دعوت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنے جیسے خطرناک عزائم مقصود ہیں۔ چنانچہ مسلم حکومتیں اس کی اشاعت رکوانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

رابطہ عالمِ اسلامی نے دیگر اسلامی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ مشترکہ طور پر قرآن کے دفاع میں اپنی کوششیں صرف کریں اور اسلام دشمن مقاصد کو منظر عام پر لاتے ہوئے مسلمانوں کو اسلام اور قرآن کا دفاع کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کریں[35]۔

فلسطینی علماء کا موقف: فلسطین کے مشہور عالم الشیخ عکرمہ نے 'الفرقان الحق' پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"لو کنا نحن المسلمین قد انتقدنا ای دین سماوی لقامت الدنیا ولم تقعد"

یعنی اگر ہم مسلمان یہودیت یا عیسائیت پر تنقید کرتے تو ساری دنیا کھڑی ہو جاتی اور چین سے نہ بیٹھتی باوجود یہ کہ مسلمانوں کا یہ موقف ہے کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی نبی کا تمسخر اڑائے یا اس پر تنقید کرے اور مسلمان حضرت داؤد وسلیمان علیہما السلام کو نبی مانتے ہوئے انکو لائق صد احترام سمجھتے ہیں حالانکہ وہ یہودیوں کے بادشاہ ہیں"[36]۔

فلسطینی تنظیم 'حرکت اسلامی' کے نائب رئیس کمال خطیب نے اس کوشش کو اسلام پر ایک حملہ اور دینی شعار کے خلاف سازش قرار دیا[37]۔

مسلم اسکالر شیخ ابو اسحاق الحوینی نے اس مضحکہ خیز کتاب (الفرقان الحق) کے متعلق شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے قاہرہ کی جامع مسجد میں اس پر تنبیہ وتردید کو واجب قرار دیا:

"... واخطر مافی هذه الحرف ان جماهير المسلمين غافلة عن هذا المخطط ...... وهذا يقضي ان يكون عندنا جيش جرار من المحققين وعلماء الحديث الذين يعرفون المصادر الاصلية' فان لم نفعل ذلک فهذا هو الضياع بعينه......"[38]۔

یعنی ہمارے پاس ہر وقت ایسے محققین کا لشکر موجود رہنا چاہیے جو ان جیسے شبہات کا فوری طور پر منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

سید عبدہ عبد الرزاق نے اس کتاب پر اسلامی حلقوں کی طرف سے جس کثرت سے Feed Back آنے کی ضرورت تھی اس کے نہ آنے پر دکھ کا اظہار ہے: "ان ردالفعل الاسلامی علی هذا الفرقان اقل بکثير مما يجب' وهناک الکثير من الدول الاسلامية يوضع حولها علامات استفهام کبيرة' فالکتاب يوزع في اراضيها' ولنا ان نسال هؤلاء: هل سيخيکم الصمت عليکم وکتاب الکفر يوزع بار اضيکم ؟ "[39]

غیر مسلم ممالک میں بھی مختلف اسلامی آرگنائزیشنز نے اس پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ برطانیہ میں مسلم تنظیموں نے برطانوی حکومت کو کثیر تعداد میں خطوط ارسال کئے ہیں جن میں ایسی ویب سائٹس کو بلاک کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے[40] امریکہ کی مسلم تنظیموں نے بھی شدید مذمت کا اظہار کرتے ہوئے اس کو دین اسلام کے خلاف متعصبانہ اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہیومن رائٹس کی خلاف ورزی ہے۔ امریکی حکومت کو ایک وضاحتی بیان میں کہا گیا ہے کہ جب طالبان گورنمنٹ نے ایک مجسمے کو گرایا تھا تو ساری دنیا سے اس کی مذمت شروع ہوگئی لیکن جب امریکہ میں بیٹھا کوئی شخص مسلمانوں کے تشریعی مصدر اور انسانیت کے دستور قرآن مجید کو مسخ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو دانشوروں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی"[41]۔

شاید کچھ اہل علم یہ موقف بھی رکھتے ہوں کہ قرآن اور اسلام کے خلاف شائع ہونے والے مغربی لٹریچر کو

قابلِ غور سمجھنا یا اسے کچھ وقعت دینا بھی اس کے شیوع کا سبب ہے۔ لیکن اس موقف کو کس اعتبار سے قریب از حکمت سمجھ لیا جائے کہ قرآن دشمن مغربی لٹریچر اور اس کے اثراتِ فاسدہ پر ہم خاموشی اختیار کئے رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی امید رہے کہ بہت جلد ہم سرزمین یورپ پر اسلام کے جھنڈے گاڑھنے والے ہیں؟؟؟

قرآن کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے ہمارا موقف ہے اور یقیناً ہم اس میں حق بجانب ہیں، کہ اسلام اور قرآن کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو بازگشت بننے سے قبل ہی دبا دینا مسلمانوں کی عموماً اور اہل علم کی خصوصاً ذمہ داری ہے۔ کیونکہ ایسا لٹریچر پختہ مسلمان پر تو شاید اثر انداز نہ ہو سکے لیکن نومسلم اور مستقبل قریب میں اسلام قبول کرنے والے لوگ جو دینِ اسلام کے مطالعہ میں مصروف ہیں، اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے جو کسی طور پر بھی اسلام اور مسلمانوں کے حق میں نہیں۔

امریکہ سے شائع ہونے والے 'الفرقان الحق' کی اصلیت اور اس کے پس پردہ مکروہ عزائم کا پردہ چاک کرنے کے لئے یہ تحریر پیش کی گئی۔ اہل علم حلقہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس سے باخبر ہونے کے بعد مغرب کے اس متعصّبانہ اقدام پر شدید اظہار مذمت کیساتھ ساتھ اسکے چہرہ سے نقاب کشائی میں اپنا علمی فریضہ ادا کرتے رہیں گے۔

حواشی

۱۔ دیکھئے: Arthur Jeffery, The Quran as Scripture, Russel & Moore Company, N,Y.1952

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری، قرآن مجید ایک مسلسل معجزہ، ص ۷۔ اورئینٹل کالج میگزین، جلد ۷۶، ۲۰۰۱ء

۳۔ دیکھئے: (G.Margoliouth, Introduction to J.M Rodwell's the Koran, New Yark, Everyman's Library, 1977, p. vii)

۴۔ دیکھئے http://www.alminbar.net/alkhutab/khutbaa.asp?media

۵۔ دیکھئے: http://saaid.net/Doat/ahdat/54.html

۶۔ السید عبدہ عبدالرزاق ابوعبدالرحمان، القرآن الامریکی: اضحوکۃ القرن الحای والعشرین، ص ۵۵، رقم الایداع بدار الکتب 2004/21547 مصر

۷۔ دیکھئے http://www.messiahsgift4u.com/truefurqan.html

۸۔ دیکھئے Monthly GATRA, No. 1125, May 2002

۹۔ القرآن الامریکی: اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین، ص ۵۶ و ۵۷

۱۰۔ دیکھئے: http://www.saaid.net/Doat/ahdal/54.html

۱۱۔ القرآن الامریکی: اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین، ص ۵۷

۱۲۔ ایضاً ۱۳۔ نفس المصدر، ص ۵۸ ۱۴۔ نفس المصدر، ص ۵۹

۱۵۔ دیکھئے http://www.alarabonline.org/index.asp?fname

۱۶۔ دیکھئے: http://www.amazon.com/exec/obidos/tg/detail/-/15792 11755/qid = 1096805827/sr=1-1/ref=sr_1_/002-4446804-6629664?v=glance&s=books

۱۷۔ القرآن الامریکی: اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین، ص ۶۴

۱۸۔ دیکھئے: http://www.muslimuzbekistan.com/eng.ennews/2005/05/ennews01052005a1.html

۱۹۔ القرآن الامریکی: اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین، ص ۶۶ تا ۶۸

۲۰۔ دیکھئے: http://www.muslimuzbekistan.com/eng.ennews/2005/05/ennews01052005a1.html

۲۱۔ ایضا ۲۲۔ ایضاً

۲۳۔ ڈاکٹر غازی عنایۃ کا مضمون "امثلة على بعض المقتولين على القرآن" بحوالہ: www.balagh.com/mosoa/quran/7zotb5pi.html

۲۴۔ القرآن الحکیم: ابراہیم: ۱۸

۲۵۔ امریکی قرآن (الفرقان الحق) سورۃ الثالوث/ ۱۸

۲۶۔ القرآن الحکیم: آل عمران: ۱۱۹، ۱۲۰

۲۷۔ امریکی قرآن (الفرقان الحق) سورۃ الخاتم: ۱

۲۸۔ القرآن الامریکی: اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین، ص ۴۳ ۔ ۴۷ مزید دیکھئے http://writers.alriyadh.com.sa

۲۹۔ القرآن الحکیم: النساء: ۸۲

۳۰۔ امریکی قرآن (الفرقان الحق): سورۃ انبیاء

۳۱۔ القرآن الامریکی: اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین، ص ۷۶

۳۲۔ جریدۃ الاسبوع الاثنین 06/12/2004، عدد 403 مصر

۳۳۔ ایضاً ۳۴۔ عقیدتی الثلثا، ۲۹ ذوالحجہ/ ۸ فروری ۲۰۰۵ء، عدد ۶۲۷

۳۵۔ الحیاۃ الوسط: 26-04-2004

۳۶۔ ایضاً ۳۷۔ ایضاً

۳۸۔ دیکھئے: http://www.alheweny.com/iftra2_5.html

۳۹۔ القرآن الامریکی: اضحوکۃ القرن الحادی والعشرین، ص ۱۷۳

۴۰۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو جریدہ الوفد: الاثنین: ۳۱ جنوری ۲۰۰۵ مزید دیکھئے www.alwafd.org/front/index.php

۴۱۔ دیکھئے http://alheweny.com/index21